

جدید اسلامی تمدن میں اسلامی روحانی صحت کا مقام

گروہ مؤلفین: ڈاکٹر سید حسن مقدم نیا،
 ڈاکٹر محمد علی محققی و امیر حسین علی محمد یان
 مترجم: مولانا سید محمد جعفر زیدی

پیش لفظ

بے شک اسلامی روحانیت و معنویت سے بہرہ مند اور حقیقی معنی میں سنت نبوی و علوی کی راہ و روشن کے پیر و کار اعلیٰ صفات و کمالات کے حامل انسان ہی اس عظیم رتبہ تک پہنچ سکے ہیں جس کی جانب قرآن مجید نے اشارہ کیا ہے اور انہوں نے اس سے اپنی روح کو جلا دے کر سکون و اطمینان حاصل کر لیا ہے۔ اور روح کو سکون و اطمینان پہنچا کر انہوں نے اپنے جسم و نفس کی سلامتی کو بھی حاصل کر لیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو بھی اپنے آپ کو نجات دینے والے ان الٰی فرمان کے مطابق ڈھال لے جنکا ذکر قرآن سنت اور اہل بیت علیہم السلام کی احادیث میں ملتا ہے تو بلاشبہ ایسا انسان فلاح و کامیابی کو حاصل کر لیتا ہے: ”فَدَأْلَحَ مِنْ زَكْهَا“
 ہم پہلے سالم زندگی کے سلسلہ میں کچھ آئیوں کی جانب اشارہ کرتے ہیں:

وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَىٰ ذَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنِ يَشَاءُ إِلَىٰ صَرَاطِ مُسْتَقِيمٍ (یونس - ۲۵)

وَمَا لِي لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (یس - ۲۲)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوْجَنَاتَ رَحْمَتِكَ وَ... وَالْفَوَّارِيَةَ وَالرِّضْوَانَ فِي ذَارِ السَّلَامِ (تعقیب نماز مغرب)
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْآمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ، إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ وَأَسْأَلُكَ الْآمَانَ
 يَوْمَ يَعْرُضُ الظَّالِمُونَ (مناجات امیر المومنین علی علیہ السلام)

وَقَفْوُهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُونُونَ (صافات، ۲۳)

اللَّهُمَّ أَجْعَلْنِي فِي قَلْبِي نُورًا وَبَصَرًا وَفَهْمًا وَعِلْمًا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

جامع اور کامل طور پر سلام اور سلامتی کی اہمیت کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جسی کی نفیا سلامتی، سماجی سلامتی اور روحانی سلامتی، جس کا نتیجہ مختلف ثقافتی، اعتقادی، معاشری، علمی، تحقیقی، سیاسی اور سماجی ذمہ داریوں کو انجام دینا ہے روحانی سلامتی کے ساتھ پروردگار کی بندگی کرنا آئیہ ”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلَّا

لِيَعْبُدُونَ” (ذاریات، ۵۶) کی روشنی میں تحقیق کے نہائی مقصد کو حاصل کرنا ہے اور انسانی فطرت یعنی خداوند متعال کی بندگی کی راہ میں قدم بڑھانا ہے: وَمَا لِأَغْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ۔ (یس، ۲۲)۔ اس تحریر میں ہم ان انسانوں کی خصوصیات کی جانب اشارہ کریں گے جو روحانی و معنوی سلامتی کے حامل ہیں۔

مومن بندوں کے خصوصیات

وَعَبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هُوَنَا وَإِذَا خَاطَبُهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِينَ يَبِيِّسُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ حَرَامًا (فرqan / ۶۳-۶۴)

اسی طرح سے یہ خیال رہے کہ مومن اور بندگان الہی مذکورہ بالا خصوصیات کے حامل ہونے کے علاوہ قدرت خلاقیت و نشونما کے مدارج سے بھی بہرہ مند ہیں اور ایسے توحیدی انسان ہی زمین پر خلیفہ خدا ہونے کا امتیاز رکھتے ہیں چونکہ ایسے انسان رنگ خدائی میں رنگے ہوتے ہیں اور بالقیل روحانی، جسمانی، نفسیاتی اور سماجی سلامتی کے حامل ہوتے ہیں جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے:

صَبَّاغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَخْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبَاغَةً وَنَحْنُ لَهُ عَابِدوْنَ (بقرہ، ۱۳۸)

اللہ رنگ ہے جس نے ہمیں ایمان، سیرت اور توحید کا رنگ عطا کیا ہے اور خدا پر ایمان سے بہتر کون ار نگٹ ہے اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں۔

اسلامی طرز حیات اور نفسیاتی سلامتی

مومن اور نیک عمل انجام دینے والا شخص جو اسلامی طرز زندگی سے سرشار اور حیات طیبہ سے بہرہ مند ہے اسے نفسیاتی اور قلبی چیزوں سکون بھی رہتا ہے، حقیقت میں ایسے انسان جنکی جڑیں شجرہ طیبہ میں موجود ہیں وہ شجرہ خبیث کے مقابل ہیں اور خدا کی یاد، سکون و اطمینان کا ذریعہ ہے: ”الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطَمَّئُنُ قُلُوبُهُمْ إِنِّي نَحْرِ اللَّهُ أَلَا إِنِّي نَحْرِ اللَّهُ تَطَمَّئِنُ الْقُلُوبُ“ (رعد/۲۸) یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور ان کے دلوں کو یاد خدا سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور آگاہ ہو جاؤ کہ اطمینان یاد خدا سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

اسلامی طرز حیات اور سماجی سلامتی

مختلف تحقیقات اس جانب اشارہ کرتی ہیں کہ اسلامی طرز حیات اور سماجی سلامتی کے درمیان براہ راست اور عمیق رابطہ ہے کیونکہ سماج میں اسلامی طرز زندگی کو عام کرنا حقیقت میں سماجی سلامتی میں اضافہ ہونے کا سبب ہے۔ اسلامی طرز زندگی، سماجی ہم آہنگی، قبولیت، سماجی شمولیت پر اثر انداز ہو کر نمایاں طور پر سماجی سلامتی کی سطح کو ترقی عطا کر سکتی ہے۔

اسلامی طرز حیات اور روحانی و معنوی سلامتی

اگرچہ دین میں اسلام میں براہ راست روحانی و معنوی سلامتی کے بارے میں کوئی قول یا فرمان نہیں ملتا ہے لیکن شاید یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام میں بہت سے ایسے مفہوم ذکر ہوئے ہیں جو روحانی و معنوی سلامتی کی جانب اشارہ کرتے ہیں: جیسے شجرہ طیبہ، حیات طیبہ، قلب سلیم، رحمن کے بندے وغیرہ یہ تمام مفہوم دلالت کرتے ہیں کہ اسلامی طرز زندگی میں روحانی و معنوی سلامتی کا کتنا بڑا کردار ہے۔ مندرجہ ذیل آئیوں کو بطور مثال پیش کرتے ہیں:

۱۔ وَاللَّهُ يَدْعُ إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنِ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ (یونس/۲۵) اللہ ہر ایک کو سلامتی کے گھر کی طرف دعوت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی ہدایت دے دیتا ہے۔

۲۔ قَدْ أَفْلَحَ اللَّهُمَّ مِنْ أَنْذَنْتَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَائِشُونَ ﴿۱﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ﴿۲﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِلَّزَّكَةِ فَاعْلَوْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿۴﴾ إِلَّا عَنِ ازْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكُتُ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مُلُومِينَ ﴿۵﴾ فَمَنِ اتَّبَعَ فَرَأَيْتَ كُلُّهُمْ هُمُ الْعَادُونَ ﴿۶﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاءُونَ ﴿۷﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوةِ أَهْلِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿۸﴾ أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ﴿۹﴾ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۱۰﴾ (مومنون، آیت اتنا)

یقیناً صاحبان ایمان کا میاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں گڑگڑانے والے ہیں اور لغو باقوں سے اعراض کرنے والے ہیں اور رزکات ادا کرنے والے ہیں اور اپنی شر مگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں علاوہ اپنی بیویوں اور اپنے ہاتھوں کی ملکیت کنٹرول کے کہ ان کے معاملہ میں ان پر کوئی الزام آنے والا نہیں ہے پھر اس کے علاوہ جو کوئی اور راستہ تلاش کرے گا وہ زیادتی کرنے والا ہوگا اور جو مومنین اپنی امامتوں اور اپنے وعدوں کا لحاظ رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرنے والے ہیں درحقیقت یہی وہ وارثان جنت ہیں جو فردوس کے وارث بنیں گے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

روحانی و معنوی سلامتی کا لازمہ یہ ہے کہ اسلامی طرز حیات کو اپنایا جائے، رہبر انقلاب حضرت آیت اللہ خامنہ ای اس سلسلہ میں یونیورسٹیز اور دینی مدارس کے طلاب، پلچرل ڈپارٹمنٹ کے عہدیداروں اور ملک کے خواص افراد کو خطاب کرتے ہوئے انھیں لازمی طور پر صحیح طرز زندگی اپنانے کی تاکید کرتے ہیں۔

”ترقی کا سفر ہمیشہ جاری و ساری ہے اور اس سلسلہ میں طرز زندگی، سماجی اخلاق و کردار اور زندگی گزارنے کا طریقہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔“ (رہبر معظم حضرت آیت اللہ خامنہ ای کی تقریر سے مأخوذه)

مواد اور طریقہ

قرآن مجید کے ڈیجیٹل اور مربوط تفسیروں کی جانب مراجعہ کر کے طرز زندگی سے متعلق الفاظ اور روحانی و معنوی سلامتی سے مربوط آیتوں کی جستجو کی گئی پھر مفسرین کے نظریات اور موضوعی رابطے کی بنیاد پر ان کی جمع بندی کی گئی ہے۔

ماحصل

سماج کی روحانی و معنوی سلامتی کے لئے قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا اور سنت نبوی و مکتب علوی کی پیروی کرنا نہایت اہم اور لازمی ہے اسی طرح سے انسان کے مختلف اور پیچیدہ پہلوؤں جیسے جسمانی، نفسیاتی، روحانی، سماجی اور معنوی کی جانب توجہ بھی تخلیق کے مقدس مقصد کے حصول اور منصوبہ بندی کے لئے ضروری ہے۔ (خُلُقُ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا، خُلُقُ الْإِنْسَانُ هُلُوقًا، خُلُقُ الْإِنْسَانُ فِي كِبِّدِه و...) اسلامی تعلیمی اور تربیتی نظام کا اہتمام اور تعلیم و تحقیق کے سایہ میں پورش کرنا اور شاگدوں کی روحانی و معنوی سلامتی کی سطح کو بڑھانا اور انکے اندر سیاسی بیانش اور آگہی ایجاد کرنا اور مومن شاگر و اساتذہ کی تربیت جو اخلاقی اقدار، قوانین اسلامی کا پابند، اسلامی انقلاب کا وفادار اور ملک کی سر بلندی کا خواہاں ہو ساتھ ہی ساتھ اسلامی حدود اور شفافیت و سماجی اقدار کا محافظ بھی ہو۔

”طرز زندگی نئے اسلامی تمدن کو زندہ اور فروع دینے کا بنیادی اور حقیقی حصہ ہے، دانشوروں، خواص اور صاحبان فکر و اندیشہ کو چاہئے کہ اس اہم مفہوم کو لوگوں کے درمیان راجح کریں اور فی الحال ایران میں موجود طرز زندگی کے نقصانات اور اسکرہ حل کو تلاش کریں۔“ (رہبر انقلاب حضرت آیت اللہ خامنہ ای کے پیان سے مأخوذه)

عملی حکمت اور طرز زندگی کے درمیان رابط

عملی حکمت میں حیاتی پہلوؤں کے بارے میں گفتگو کی جاتی ہے جیسے علم اخلاق اور تہذیب نفس، گھر کی دیکھ بھال اور خاندانی تعلقات، ماذر ان سیاست اور ملک و سماج کا مینہنٹ۔ علماء اخلاق تمام اخلاقی اصولوں کو چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں حکمت، عفت، شجاعت اور عدالت۔ اور اس تقسیم بندی کی بنیاد یہ ہے کہ اکے نزدیک انسان تین قوتوں کا مجموعہ ہے۔ اور یہ تین قوتوں مندرجہ ذیل ہیں: قوت فکر، قوت شہوت اور قوت غضب۔ قوت فکر کی حالت اعتدال کو حکمت کہتے ہیں، قوت شہوت کی حالت اعتدال کو عفت کہا جاتا ہے اور قوت غضب کی حالت اعتدال کو شجاعت سے یاد کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں ان تینوں قوتوں کی وہ حالت اعتدال کے قائل ہیں اور انسان کی تمام جسمانی، مادی اور روحانی سرگرمیوں کا نشانہ یہی تین قوتوں ہیں۔ اخلاق حکمت اور روحانی سلامتی کا رابطہ اس حدیث سے سمجھ میں آتا ہے ”أَفْضُلُ الْحِكْمَةِ مَعْرِفَةُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ وَقُوَّتَهُ عِنْدَ فُدْرَاتِهِ“ یعنی بہترین حکمت یہ ہے کہ انسان کو خود کی معرفت ہوتا کہ اپنے نفس اور اپنی قدر و قیمت کو پہچان سکے۔ انسان کو اس دینی و آسمانی نقطے نظر سے دیکھنا یعنی انسان کی صحیح شناخت، اسکی تخلیق کا مقصد اس کی قدر و منزالت کو اچھی طرح پہچانا ہے اور اسی بنیاد پر ہی وہ صحیح طرز زندگی اور سالم ضابطہ حیات رکھ سکتا ہے۔ البتہ اسکی تفصیل اس تحریر کی گنجائش سے باہر ہے۔ انسانی زندگی میں روحانی و معنوی سلامتی کو ارتقاء دینے کی راہ میں کچھ رکاوٹیں بھی پائی جاتی ہیں جیسے خداوند متعال سے غلت، حسد، کینہ، غرض و غضب، (دشمن خدا کے مقابلہ میں غضب لازمی ہے) جھوٹ، لائچ، خدا کی ذات پر توکل نہ ہونا، صبر کا نہ ہونا وغیرہ لیکن ایک مومن و پرہیزگار انسان، الہی آئیوں پر بھروسہ کرتے ہوئے ان رکاوٹوں کو ہٹاتا جاتا ہے۔

خلاصہ

اخلاقی مباحث کو ”حکمت، عفت، شجاعت، اور اعتدال“ میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اعتدال تمام قوتوں پر غالب و حاوی ہے اس لئے اگر اعتدال نہ ہوتا تو کوئی بھی اخلاقی اصول قائم نہیں ہو سکتا ہے۔ لہذا غضب و شہوت کو اخلاقی اعتدال کے سایہ میں کھڑوں کیا جاتا ہے اور اخلاقی اعتدال، عقائیت و ایمان کے ذریعہ قابل دسترس ہے اور دین کا

جوہر بھی اسی میں ہے کہ اخلاقی اعتدال، سماجی اعتدال کی بنیاد و اساس ہے ”وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ“ (۳)

”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُشْوَدُ الْحَسَنَةِ لِمَنْ كَانَ يَتَّبِعُ جُوَالَهُ وَالْيَوْمَ الْآخِرُ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا“ (۲۱)

روحانی و معنوی سلامتی کا حصول، قائم آل محمد ﷺ کے ظہور کی راہ ہموار کرنے میں نہایت اہم اور مددگار عصر ہے جو کچھ مقدمات کو فراہم کر کے جیسے کامل اسلامی حکومت کا نفاذ، عالمی مستضعین کی انجمن بنانا اور آہستہ

آہستہ نئے اسلامی تمدن کو ایجاد کرنے کی طرف جانا۔ اسلامی انقلاب کے معمار اور بانی حضرت امام خمینی نے چالیس سال تک دشمنوں کا مقابلہ بہادر و دلیر حوماً اور حکومت کے قابل عہدیداروں کے ذریعہ کیا اور عالمی انقلاب کی تمام نفرت انگیز ساز شیں حضرت امام خمینی کی باصیرت رہبری، رہبر انقلاب سید علی خامنہ ای کی دورانی، حکومت کے غیرت مند عہدیداروں اور مراجح عظام کی دعاوں کی وجہ سے بے شر ہو چکی ہیں۔

منابع و مأخذ

۱۔ قرآن کریم

2 Stanford University (2006). Lifestulyes available at
fsi.stanford.edu/sites/default/files/lifestyle/.pdf. Acccessed 1 Oct 2014

۳۔ مقدم نیا حسن، فرهود داریوش، مالیمیر میرم (۱۳۹۲)۔ طرز زندگی اور صحت و سلامتی عنوان پر ماسترز کے تعلیمی نصاب کو بنانے میں اخلاقی تحریکات، سه ماہی رسالہ اخلاق در علوم و فناوری۔ ۱۲ (۳) : ۸۔

۴۔ نجح البلاغ

۵۔ سبک زندگی و مصرف فرنگی: ثقافتی سوشیالوجی کے شعبے میں ایک مطالعہ اور ایرانیوں کے ثقافتی طرز زندگی کا تعارف، مصنف: طلیعہ خادمیان، نشر جہان کتاب، ۱۳۸۸،

۶۔ مهدوی کنی، محمد سعید (۱۳۹۰) دین و سبک زندگی، تهران، امام صادق علیہ السلام یونیورسٹی۔
 کے طلبی مرتشی، (۱۳۹۲)۔ سبک زندگی و حاکیت سیاسی

شکریہ

محترمہ شہبازی صاحبہ کا شکر گزار ہوں جھنوں نے اس مقالہ کی تحریر میں میری مدد کی اور اپنے لطف و عنایت سے نوازا۔